مرثیہ:۱۰

درحالِ شہادتِ امام حسینؑ

۱

برباد جب مرقع خیرالنساء ہوا
اور ایک قلم قلم چمن مرتضیٰ ہوا
پھر اُقتلوا الحسین کا غل جابجا ہوا
سبطِ نبیؐ پہ نرغۂ اہلِ جفا ہوا
خنجر قلق کا فاطمہؑ کے دل پہ چل گیا
زہراؑ کا چاند ظلم کے بادل میں گھر گیا

۲

نرغے میں ظالموں کے کھڑا تھا علیؑ کا لال
اور تشنگی کا شاہ پہ غلبہ ہوا کمال
سوکھی زباں سے تب یہ کیا پیاسے نے سوال
اک قطرہ پانی دو مجھے از بہرِ ذوالجلال
کہتا ہوں کچھ، زباں سے میرے کچھ نکلتا ہے
اب تو کلیجہ پیاس کی گرمی سے جلتا ہے

۳

سوکھی زباں حسینؑ جو سب کو دکھاتے تھے
واں جبرئیلؑ آنکھوں سے آنسو بہاتے تھے
یاں نیزہ کھا کے گھوڑے پہ شہ تھرتھراتے تھے
واں حاملانِ عرشِ بریں کانپ جاتے تھے
جنت میں تھا یہ رنگ رسولانِ نیک کا
بے تیغ کٹ رہا تھا کلیجہ ہر ایک کا

۴

سب کو قلق تھا پھر ملک الموت نامور
بیٹھے تھے زیر سایۂ طوبیٰ برہنہ سر
لکھا ہے راویوں نے کہ طوبیٰ ہے اک شجر
ہر برگ پر ہے جس کے رقم نامِ ہر بشر
افتادہ جس کے نام کا وہ برگ پاتے ہیں
پھر قبضِ روح کو ملکُ الموت جاتے ہیں

۵

پرصبح قتل سے نہ حواس ان کے تھے بجا
گہہ سکتہ گاہ غش گہے نالہ گہے بُکا
رن میں تو کٹ رہا تھا گلستانِ مرتضیٰؑ
طوبیٰ کے گر رہے تھے وہاں برگ پر ضیا
اکبرؑ کے نام کا کوئی اصغرؑ کے نام کا
یا مٹ رہا تھا نام رسولِ انامؐ کا

۶

لکھا ہے ایک برگ تھا طوبیٰ کے تاج سر
نکہت میں عطر رنگ میں گل نور میں قمر
ناگاہ وقتِ عصر گرا وہ بھی ٹوٹ کر
الفت سے اس کے ساتھ جھکا گرنے کو شجر
آئی ندا کہ حیدرو صفدر کا نام لو
دوڑو فرشتو دوڑ کے طوبیٰ کو تھام لو

۷

احوال ہوگیا ملک الموت کا تباہ
اس برگ کو اٹھا کے جو کی نام پر نگاہ
دیکھا حسینؑ ابن علیؑ فدیۂ الٰہ
مندیل کو پٹک کے کہا وا محمداہ
ہئے ہئے میرا خوزادہ میرا ابن فاطمہؑ
ہوتا ہے پنجتن کا زمانہ سے خاتمہ

۸

وہ برگ لے کے خلد میں آئے برہنہ سر
ڈھونڈا علیؑ کو قصرِ علیؑ میں اِدھر اُدھر
دیکھا پڑا ہوا ہے عمامہ زمین پر
پوچھا تو ایک حور یہ چلّائی پیٹ کر
کیا جانے کیا زمیں کے فرشتے پکارے ہیں
سر ننگے کربلا کو ابھی وہ سدھارے ہیں

۹

سر پیٹتا ہوا وہ سوئے قتلگہ چلا
پہنچا غضب کے وقت سرِ دشتِ کربلا
غش تھے علیؑ گلے پہ رکھے پیار سے گلا
اور ایڑیاں رگڑتا تھا زہراؑ کا لاڈلا
زانو سرِ حسینؑ کے نیچے علیؑ کا تھا
اور سینۂ حسینؑ پہ زانو شقی کا تھا

۱۰

دیکھا گیا ملک سے نہ حالِ شہِ زماں
رو کر نکالا جیب سے گلدستۂ جناں
کی عرض مرتضیٰؑ سے کہ اے شاہِ اِنس و جاں
ہے اذن قبض میں کروں جانِ نبی کی جاں
منھ پھیر کر علیؑ نے کہا اختیار ہے
پھر اپنی والدہ کا انہیں انتظار ہے

۱۱

یہ ذکر تھا کہ پشت سے چلّائی فاطمہؑ
شبیر السلامُ علیک آئی فاطمہؑ
سن کر تمہاری غربت وتنہائی فاطمہؑ
پیارے کے نانا جان کو بھی لائی فاطمہؑ
ٹھہری تھی رَن میں ایک تنِ پاش پاش پر
بابا گرے تھے کانپ کے اکبرؑ کی لاش پر

۱۲

آئی تھی آرزو میں کہ دیدار دیکھوں گی
کیا جانتی تھی حلق پہ تلوار دیکھوں گی
اک سنگ دل کو سینہ پہ اَسوَار دیکھوں گی
سید کے گرد نرغۂ کُفّار کو دیکھوں گی
ہئے ہئے یہ ظلم خاک میں ان کو ملاؤں میں
واری کہو تو عرش کا پایہ ہلاؤں میں

۱۳

بولے علیؑ کی صبر کر اے مادرِ حسینؑ
محشر تلک ہے اب تیری قسمت میں شوروشین
منظور اب حسینؑ کی تکلیف ہے کہ چین
اس نے کہا گواہ ہے معبودِ مشرقین
میں نے سوال بعد نمازوں کے جب کیا
آرام چین بچے کا اپنے طلب کیا

۱۴

فرمایا مرتضیٰؑ نے کہ اے بنت مصطفیٰؐ
اب غور کر حسینؑ کی تکلیف پر ذرا
سینہ پہ اس کے دیر سے بیٹھا ہے بے حیا
دے قبضِ روح کی ملک الموت کو رضا
راحت ہے اس کے مرنے میں ایذا ہے جینے میں
اب درد ہے سوا تیرے بچے کے سینہ میں

۱۵

راضی تو وہ ہوئی پہ کہا یاابوالحسنؑ
تم کہہ دو میری منھ سے نہ نکلے گا یہ سخن
کیا عذر ہے جو مرضیٔ معبود ذوالمنن
پر ٹکڑے ٹکڑے ہے میرے بچے کا سب بدن
یوں قبض عضو عضو سے روحِ حسینؑ ہو
زخموں میں جتنا درد ہو اُتنا ہی چین ہو

۱۶

آوازِ غیب آئی کہ ہرگز نہ ہو ملول
معلوم اس کا ہے ملک الموت اے بتول
اس کے غلاموں کی ہمیں ایذا نہیں قبول
قدرت کے بوستان کا کل ایک ہے یہ پھول
عزت بڑی ہے سب سے تیرے نورِعین کی
ہم آپ قبضِ روح کریں گے حسینؑ کی

۱۷

زہراؑ تو سن رہی تھی یہ فرماں کردگار
اور چل رہی تھی اس کے گلے پر چھری کی دھار
حاشا یہ قبض روح کی ایذا تھی زینہار
پر تیغ تھی یہ کند کہ رکتی تھی باربار
کٹنے میں سر کے سبطِ نبیؐ کو غش آگیا
بالیں پہ فاطمہؑ کو علیؑ کو غش آگیا

۱۸

غش سے جو آئی ہوش میں پھر مادرِ حسینؑ
دیکھا تڑپ رہا ہے تن اطہر حسینؑ
نے رَختِ کہنہ ہے نہ کلاہ سرِ حسینؑ
نکلی ہے لے کے بیبیوں کو خواہرِ حسینؑ
آغوش میں لیا وہ بدن لوٹتا ہوا
پوچھا علیؑ سے سر میرے بچے کا کیا ہوا

۱۹

بولے علیؑ کہ سر ترے بچے کا کاٹ کر
وہ شمر زلفیں پکڑے لیے جاتا ہے اُدھر
سر پیٹ کے حسینؑ کی مادر نے کی نظر
چلّائی کس طرف ہے کہاں ہے کدھر ہے سر
کیوں کر بلائیں دوڑ کے لوں دست و پا نہیں
یا مرتضیٰ علیؑ مجھے کچھ سوجھتا نہیں

۲۰

مابین کربلا تھے یہ خیرالنساء کے بین
حور و ملک تڑپتے تھے لاشے کے جانبین
اب کہہ یہ روح بادِ صبا سے بہ شور و شین
بَلِّغْ تَحِيَّتِي وَ سَلَامِي عَلَى الْحُسَيْنِ
دنیا میں مجھ کو گنج تولا عطا کرو
جاگیرِ کربلائے مُعَلّٰی عطا کرو